رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نکیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا
اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

فہرست مضامین

۱۔ مدینۃ المسیح
۲۔ درس القرآن میں شامل ہونیوالے اصحاب } صہ۱
۳۔ ناظر امور عامہ کا اعلان صہ۲
۴۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے انعامی چیلنج کا فیصلہ صہ۳
۵۔ مسلمان قید یوں کے متعلق سہو نتیں
۶۔ ایڈیٹر اہلحدیث کی سخن فہمی } صہ۴
۷۔ مکتوبات امام علیہ السلام صہ۵
۸۔ خطبہ نکاح صہ۶
۹۔ اشتہارات صہ۷
۱۰۔ خبریں صہ۸

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام منیجر ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر:۔ غلام نبی ❀ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۱۱ | مورخہ ۱۰ اگست سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

دارالامان کے یہ ایام جس شان سے گذر رہے ہیں۔ وہ دیکھنے ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ چار ساڑھے چار گھنٹے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے حقایق و معارف ایسے رنگ میں بیان فرماتے ہیں۔ کہ نہایت آسانی کے ساتھ معمولی قابلیت کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ اور دو سو سے زائد سامعین ہمہ تن گوش بنکر سنتے ہیں۔ مستورات بھی درس سنتی ہیں۔ چونکہ درس بہت مفصل، اور بہت تشریح کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس لئے آج (۸ ر اگست) تک پارہ دوم کے دو تین رکوع تک ہوا ہے۔ یہ درس تو اسی تفصیل کے ساتھ جاری رہیگا۔ البتہ حضرت خلیفۃ المسیح بیرونی احباب کی خاطر الگ انتظام فرمانے والے ہیں۔ کہ وہ اس ماہ میں پندرہ پارے پڑھ سکیں جو ۵ ر تاریخ کو ہوئی۔ اور اسدن بھی باقاعدہ درس قرآن ہوا۔

درس القرآن میں شامل ہونے والے اصحاب کی فہرست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے یکم اگست ۱۹۲۲ء سے قرآن کریم کا جو درس دینا شروع فرمایا ہے۔ اس میں باقاعدہ شامل ہونے والے احباب یعنی جن کا نام رجسٹر میں درج کر کے روزانہ حاضری لی جاتی ہے۔ اور جنہیں مسجلین کہا جاتا ہے۔ ان کی فہرست حسب ذیل ہے۔

احباب قادیان

۱۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب
۲۔ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۔ مولوی حافظ ابو عبیدہ اللہ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۴۔ مولوی عبد الصمد صاحب پٹیالوی
۵۔ مولوی غلام نبی صاحب مولوی فاضل مصری
۶۔ شیخ عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل مصری
۷۔ ایوب خاں صاحب طالب علم ہائی سکول قادیان
۸۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے
۹۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل
۱۰۔ مولوی عبد المغنی صاحب ناظر بیت المال
۱۱۔ مولوی ارجمند صاحب مولوی فاضل
۱۲۔ اللہ دتا صاحب } طلبا مدرسہ احمدیہ قادیان
۱۳۔ ناصر الدین صاحب }
۱۴۔ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
۱۵۔ محمد اسمعیل صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل سکول
۱۶۔ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سٹوڈنٹ میڈیکل کالج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷۔ چوہدری بدرالدین صاحب قادیان۔
۱۸۔ ماسٹر مولا بخش صاحب قادیان۔
۱۹۔ میاں عبدالغفار صاحب ابن ماسٹر مولا بخش قادیان۔
۲۰۔ صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب۔
۲۱۔ مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل۔
۲۲۔ مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل۔
۲۳۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل۔
۲۴۔ مولوی زین العابدین صاحب مارشیسی۔
۲۵۔ مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگال۔
۲۶۔ مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل۔
۲۷۔ مولوی محمد شہزادہ صاحب مولوی فاضل۔
۲۸۔ مسٹر محمد ابراہیم صاحب۔ بی۔ ایس۔ سی۔
۲۹۔ مسٹر غلام محمد صاحب۔
۳۰۔ مسٹر عبدالقدیر صاحب۔
۳۱۔ مسٹر مطیع الرحمٰن صاحب سٹوڈنٹ بی۔ اے کلاس
۳۲۔ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے۔
۳۳۔ میر محمد اسحٰق صاحب مولوی فاضل۔
۳۴۔ محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان
۳۵۔ ممتاز علی خاں صاحب
۳۶۔ مولوی قمر دین صاحب مولوی فاضل
۳۷۔ رسالدار خداداد خاں صاحب
۳۸۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب۔ بی۔ اے۔
۳۹۔ مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل۔
۴۰۔ حکیم مولوی غلام محمد صاحب۔
۴۱۔ قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔
۴۲۔ ماسٹر محمد دین صاحب۔ بی۔ اے۔
۴۳۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی۔
۴۴۔ ڈاکٹر عطر دین صاحب۔
۴۵۔ مولوی رحیم بخش صاحب ایم۔ اے۔

بیرونی احباب

۱۔ حاجی غلام احمد صاحب کریام
۲۔ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے ڈیرہ غازی خاں۔
۳۔ میاں سعدالدین صاحب کھاریاں
۴۔ میاں قدرت اللہ صاحب سنور
۵۔ سید عبدالسلام صاحب بی۔ اے۔ سیالکوٹ
۶۔ منشی محمد عبداللہ صاحب ریڈر سیالکوٹ۔
۷۔ مسٹر عطاء اللہ صاحب امرتسر۔
۸۔ مستری غلام نبی صاحب سیالکوٹ
۹۔ محمد حسن خاں صاحب لدھیانہ
۱۰۔ اسٹنٹ حسن محمد صاحب سمبڑیال
۱۱۔ میاں غلام مصطفٰے صاحب کھاریاں
۱۲۔ مولوی محمد اعظم صاحب قصبہ غلام نبی
۱۳۔ میاں محمد امیر صاحب فیروزپور
۱۴۔ میاں بدر دین صاحب میڈیکل کالج
۱۵۔ مولوی محمد علی صاحب شیخوپورہ
۱۶۔ مسٹر عبدالواحد صاحب امرتسر
۱۷۔ مولوی عبدالمغنی صاحب جہلمی
۱۸۔ شیخ محمد حسین صاحب انسپکٹر ڈاکخانجات امرتسر
۱۹۔ ظہور الحسن صاحب مردان
۲۰۔ میاں غلام محمد صاحب طالب پور
۲۱۔ عالمگیر خاں صاحب مردان
۲۲۔ مولوی معین الدین صاحب مردان
۲۳۔ میاں عبداللہ صاحب گولیکی
۲۴۔ مولوی فضل دین صاحب ہائکنٹ اونچی
۲۵۔ نیاز احمد صاحب گولیکی
۲۶۔ محمد دین صاحب میڈیکل سکول امرتسر
۲۷۔ حافظ راج علی صاحب کھاریاں
۲۸۔ نعمت اللہ صاحب گوہر لائل پور
۲۹۔ احمد یار صاحب بنگہ۔
۳۰۔ مہدی شاہ صاحب بیگم پورہ
۳۱۔ میاں خدا بخش صاحب میانوالی
۳۲۔ عبدالرحمٰن صاحب کھیرانوالی
۳۳۔ مسٹر فضل کریم صاحب
۳۴۔ مخدوم محمد صدیق صاحب شاہ پور
۳۵۔ مسٹر حبیب اللہ صاحب سٹوڈنٹ لاہور
۳۶۔ شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ پٹیالہ
۳۷۔ مولوی غلام مرتضٰی صاحب ضلع گورداسپور
۳۸۔ ڈاکٹر سید غلام غوث صاحب غازی آباد۔
۳۹۔ عبدالرشید صاحب
۴۰۔ ملک مولا بخش صاحب گورداسپور
۴۱۔ پروفیسر مولوی عبداللطیف صاحب چٹاگانگ
۴۲۔ ابو احمد خاں صاحب بی۔ اے کلکتہ
۴۳۔ عبدالسلام صاحب شملہ
۴۴۔ تقی الدین صاحب طالب علم لاہور
۴۵۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب طالب علم
۴۶۔ منشی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ
۴۷۔ مولوی عبدالخالق صاحب مظفرنگر
۴۸۔ مسٹر لعل دین صاحب طالب علم لاہور
۴۹۔ بابو روشن دین صاحب سیالکوٹ
۵۰۔ دوست محمد صاحب لاہور
۵۱۔ غلام فرید صاحب لاہور
۵۲۔ احمد دین صاحب طالب علم امرتسر
۵۳۔ چوہدری عصمت اللہ صاحب طالب علم لاہور
۵۴۔ سید سردار شاہ صاحب
۵۵۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب کرم پورہ ضلع شیخوپورہ

ضروری اطلاع

ایڈیٹر اور اسسٹنٹ ایڈیٹر کو ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا درس قلم بند کرنے اور اسے مرتب کرنے پر لگایا گیا ہے جس میں صبح سے لیکر شام تک مصروف رہنا پڑتا ہے۔ اس صورت میں اگرچہ اخبار مرتب کرنے کیلئے قطعاً فرصت نہیں مل سکتی۔ تاہم یہ بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ کہ ناظرین کو اخبار سے محروم رکھا جائے۔ اس لئے جسطرح بھی ہو سکا۔ اخبار باقاعدہ شائع ہوتا رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ البتہ حجم ۱۲ صفحہ کی بجائے ۸ صفحے ہوگا۔

اعلان مغل پورہ (لاہور) ریلوے کے ماتحت الیکٹرک کالج کھلنے والا ہے جسمیں دو کلاسیں ہونگی۔ ایک میں انٹرنس پاس سائنس والے لئے جائینگے۔ اور دوسری میں B.S.C یا F.S.C داخل کئے جا دینگے۔ دوسری کلاس والوں کا پانچ سال کا کورس ہوگا۔ اور وہ پاس کر کے مکینیکل انجنیر وغیرہ مقرر ہونگے۔ اور انٹرنس والے ان سے نیچے فورمین وغیرہ تنخواہ کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا ملیگی۔ البتہ عرضیاں امیدواروں کے پتہ ذیل پر جلد بھیجکر ایک اطلاع خط دفتر امور عامہ میں بھیجدیں۔
پرنسپل الیکٹرک کالج۔ مغل پورہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان۔ ۱۰ر اگست ۱۹۲۳ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کے انعامی چیلنج کا فیصلہ
(نمبر ۲)

مَیں نے الفضل مورخہ ۶ر جولائی ۱۹۲۳ء میں "مولوی ثناء اللہ صاحب کے انعامی چیلنج کا فیصلہ" کے عنوان سے ایک مختصر سا مضمون لکھا تھا جس میں مَیں نے نہایت منصفانہ طریق پیش کر کے مولوی ثناء اللہ صاحب کو انعامی مقابلہ پر لانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ان کا اصل مدعا چونکہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا اور دھوکا دینا ہوتا ہے۔ اسلئے نہ وہ کبھی پہلے کسی صحیح طریق فیصلہ کے اختیار کرنے پر آمادہ ہوئے۔ اور نہ وہ اب آمادہ نظر آتے ہیں۔ مَیں نے ان کے جدید چیلنج انعامی یکصد روپیہ کے جواب میں لکھا تھا:۔

"اوّل مولوی ثناء اللہ اپنے دعوےٰ کو متعین کر دیں۔ تاکہ جو شخص مسلمہ فریقین فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو۔ وہ فیصلہ کر سکے یعنے یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے حدیث ابن عباس مندرجہ حمامة البشریٰ صفحہ ۸۸-۸۹ میں بد دیانتی کی ہے۔ اور جان بوجھ کر لفظ من السماء کو اپنے دعوے کے خلاف پاکر ہضم کر گئے ہیں۔ مولوی صاحب اپنے دعوےٰ کا ثبوت دینگے۔ اور ہم اس کی تردید کرینگے۔"

باوجودیکہ دراصل یہی وہ الزام تھا جو حضرت مسیح موعود کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے اہلحدیث میں شایع کیا۔ اور اسپر سو روپیہ کا انعام رکھا تھا۔ لیکن چونکہ مولوی صاحب کے دل میں چور تھا۔ اسلئے اس الزام کو ایسی گول مول عبارت میں انھوں نے بیان کیا۔ کہ اگر مسلمہ فریقین شخص کے پاس یہ معاملہ جائے۔ تو مولویصاحب کو ایک نیا جھگڑا پیدا کرنے کی گنجایش رہے۔ اسلئے مَیں نے دقت سے بچنے کے لئے کہ نہ ہمارا وقت ضائع ہو اور نہ شخص مسلمہ فریقین کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے استدعا کی تھی۔ کہ وہ ان صاف اور واضح الفاظ میں اپنا دعوےٰ متعین کر دیں۔ تقاضائے انصاف یہ تھا کہ مولوی صاحب فوراً اپنا دعوےٰ متعین کر دیتے۔ اور گول مول عبارت کے پردہ میں چھپنے کی کوشش نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے وہی کیا جس کی ان سے توقع تھی۔ کہ جس طرح پہلے اک گول مول عبارت لکھی تھی۔ ویسے ہی پھر لکھ دی۔ تاکہ پردہ پوشی رہے۔

دوسری بات میں نے یہ لکھی تھی کہ:۔

"دوئم چونکہ معاملہ اہم ہے۔ اور ہر شخص پر اعتماد نہیں ہو سکتا کہ وہ فیصلہ ایمانداری سے کریگا اس لئے فیصلہ کنندہ کا فیصلہ بحلف مؤکد بعذاب ہوگا اور اس کو اپنی قسم میں یہ بھی ظاہر کرنا ہوگا کہ فتنہ فرو کرنے کے لئے جھوٹ بولنا میرے نزدیک جائز نہیں۔"

جس کے لکھنے کی یہ وجہ تھی کہ ہماری جماعت کی مخالفت میں ہر ایک قسم کا جھوٹ اور فریب کرنا ان علماء کے مذہب میں جائز سمجھا جاتا ہے۔ اور جب تک فیصلہ کنندہ اس قسم کا حلف لے کر فیصلہ نہ کرے۔ اس کے فیصلہ پر ہم کو اعتماد نہیں ہو سکتا۔ مگر چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب جانتے ہیں۔ کہ اس قسم کے حلف کے بعد ہر ایک شخص کو یہ جرأت نہیں ہوگی۔ کہ سکھا شاہی فیصلہ کرے۔ اسلئے وہ میری اس بات کا جواب یہ دیتے ہیں۔ کہ مَیں تو اس تجویز کی تائید نہیں کر سکتا کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ جو فیصلہ ہو اندھیر نگری کا ہو اور انکی پارٹی جو چاہے لکھ دے۔

تیسری بات مَیں نے یہ لکھی تھی:۔

"سوئم۔ شخص مسلمہ فریقین جو حلف مؤکد بعذاب سے فیصلہ کرے۔ اس طرح منتخب کر لیا جائے کہ یا تو ہم فرقہ اہلحدیث سے تین آدمی نامزد کرتے ہیں۔ ان میں سے جس شخص کے انتخاب پر مولوی ثناء اللہ اتفاق کریں۔ وہ فیصلہ کریگا۔ اور یا مولوی ثناء اللہ جماعت مبایعین سے تین آدمی نامزد کرے۔ ان میں سے فریقین جسپر اتفاق کریں۔ وہ فیصلہ کرے۔ مولوی ثناء اللہ کا فرض ہوگا کہ جس شخص پر فرقہ اہلحدیث میں سے فریقین کا اتفاق ہو۔ اس سے شرائط کی تعمیل وہ کرائے۔ اور اگر ایسا شخص ہم میں سے باتفاق فریقین منتخب ہو۔ تو اس سے شرائط کی تعمیل کرانا ہمارے ذمہ ہوگا۔ جو شخص منتخب ہو۔ وہ پنجاب میں سے ہو۔ اور فیصلہ کرنے کی قابلیت اور اہلیت رکھتا ہو۔"

اس کا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب یہ دیتے ہیں کہ شخص مسلمہ فریقین تو جماعت اہلحدیث سے ہوگا۔ مگر شرائط کی تعمیل کرانا آپ کے ذمہ ہوگا۔ آپ کوشش کریں میں رکاوٹ نہیں ڈالونگا۔ گویا آدمی تو ہوگا مولوی ثناء اللہ کا۔ مگر اس سے شرطوں کی تعمیل کرائینگے ہم۔ جس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ نہ کوئی اہلحدیث احمدیوں کا کہا مانیگا اور نہ یہ نوبت آئیگی۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے جھوٹے الزام کی پڑتال ہو۔

چوتھی بات میں نے یہ لکھی تھی۔ کہ یہ مجلس گورداسپور میں منعقد ہو۔ جو قادیان اور امرتسر دونو مقامات کے لحاظ سے برابر ہے۔ اس کے جواب میں مولویصاحب فرماتے ہیں۔ کہ امرتسر کو سب مقامات پر ترجیح ہے وجہ ترجیح یہ کہ مرزا صاحب نے یہاں مباحثہ بھی کیا تھا اور مباہلہ بھی۔ اور خود آپ لوگ بھی اسی شہر میں انعام لینے آئے تھے۔ ہمیں انکار نہ تھا۔ کہ امرتسر میں ہی یہ مجلس منعقد ہوتی۔ مگر مولوی صاحب کے متعلق جو تجربہ پچھلی دفعہ کے سفر میں ہوا ہے۔ وہ مانع ہے کہ امرتسر پہنچکر ہم اپنا وقت ضائع کریں۔ مولوی ثناء اللہ نے جس طرح ہم کو پچھلی دفعہ امرتسر بُلایا۔ اور بلا کر ہمارے معزز دوستوں کا وقت ضائع کیا۔ اس کی وجہ سے امرتسر اب اس بات کا مستحق نہیں۔ کہ ہم امرتسر آئیں اور وہاں یہ مجلس منعقد ہو۔

بالآخر میں پھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپ اپنے جھوٹے الزاموں سے باز آئیے۔ ورنہ جو طریق فیصلہ پیش کیا گیا ہے۔ اسکو منظور کیجئے۔ تاکہ فیصلہ ہو جائے۔ کہ حدیث ابن عباس مندرجہ حمامة البشریٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفحہ ۸۸-۸۹ نقل کرنے میں مرزا صاحب نے بددیانتی اور خیانت کی ہے یا اس الزام لگانے میں آپ کذاب ہیں۔ سنئے اور انصاف کیجئے۔ اگر آپ اس جماعت سے جس کی سرداری کا آپ کو ادعا ہے۔ شرائط کی تکمیل نہیں کرا سکتے۔ تو لیجئے ہم ذمہ لیتے ہیں۔ آپ جماعت مبایعین سے مطابق شرط نمبر ۳ تین آدمی نامزد کیجئے۔ انہیں سے جس پر فریقین کا اتفاق ہو جائے۔ اس سے شرائط کی تکمیل کرانا ہمارے ذمہ ہو گا۔ اگر ہمت ہے تو اس طریق کو اختیار کیجئے یا اس طریق کو جو پیش کیا گیا ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب۔ دیانتداری اور خوف خدا کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کی طرف آئینگے۔ (مکمل)

مسلمان قیدیوں کے لئے سہولتیں

ہمعصر پیسہ اخبار (یکم اگست) کا بیان ہے کہ:۔

"گورنمنٹ بہار نے قرار دیا ہے کہ بڑے بڑے تہواروں اور عام تعطیل کے موقع پر پنڈت اور مولوی جیلخانوں کے ہندو مسلمان قیدیوں کو پوجا کرانے۔ نماز پڑھانے۔ کتھا اور خطبہ سنانے کے لئے جیلخانوں میں جایا کریں تاکہ قیدی اپنے فرائض مذہبی کی ادائگی سے محروم نہ رہ سکیں۔ مسلمان قیدیوں کو نماز پنجگانہ ادا کرنے اور روزے رکھنے کے لئے ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جائیگی اور رمضان المبارک میں مسلمان قیدیوں سے محنت بھی کم لی جائیگی۔ اور ان کے کھانے پینے کا خاص انتظام کیا جائیگا۔ انکو تسبیح اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی۔ جیل کے کتب خانہ میں چند نسخے کلام مجید کے بہم پہنچائے جائینگے۔ تاکہ رمضان میں مسلمان قیدی تلاوت کر سکیں۔"

مسلمان قیدیوں کے متعلق گورنمنٹ بہار کی یہ تجاویز وہی ہیں۔ جن کی طرف اسی سال گورنمنٹ ہند کو ایڈیشنل سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ایک خاص چٹھی کے ذریعہ توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ لکھا تھا کہ:۔

"(۱) ہمارے مسلمان قیدیوں کو خواہ وہ پولیٹیکل قیدی ہوں یا دوسرے۔ جو بھی روزہ رکھنا چاہیں۔ انہیں سحری کے وقت دو بجے سے لیکر چار بجے تک اور شام کو فوراً سورج غروب ہونے پر کھانا کھانے کی اجازت دی جائے۔"

(۲) رمضان المبارک میں انکو مشقت سے تعطیل دی جائے یا زیادہ سے زیادہ برائے نام مشقت لیجائے۔

(۳) اسلامی جماعتوں اور سوسائیٹیوں کو کہا جائے کہ وہ حافظ قرآن مہیا کریں تاکہ وہ نماز تراویح میں ساڑھے آٹھ بجے شام سے لیکر ساڑھے دس بجے شام تک انہیں قرآن کریم سنائیں۔"

گورنمنٹ صوبہ بہار نے ان تجاویز کے مطابق مسلمان قیدیوں کی مذہبی تعلیم اور فرائض مذہبی کی ادائگی کے لئے جو سہولتیں بہم پہنچائی ہیں۔ وہ قابل شکریہ ہیں۔ اور امید رکھنی چاہیئے کہ دوسرے صوبوں کی گورنمنٹیں بھی اپنے اپنے صوبہ میں ان کا انتظام کرنے سے دریغ نہ کرینگی اور مسلمان ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے۔

ایڈیٹر "اہلحدیث" کی سخن فہمی۔

معاصر ہمدم لکھنؤ نے ایک انگریزی اخبار سے ترجمہ کر کے ایک فرضی کونسل کی روئداد شائع کی تھی۔ اگرچہ روئداد کا ایک ایک لفظ اس کے فرضی ہونے کا شاہد تھا۔ اور ایڈیٹر صاحب "ہمدم" نے بھی اس کے متعلق یہ لکھ دیا تھا کہ:۔

"ہمعصر "امرتا بازار پترکا" نے اپنی ایک حال کی اشاعت میں ہندوستانی قانون ساز مجالس کے ایک فرضی مباحثہ کی نہایت دلآویز رپورٹ درج کی ہے۔ جس کے ہمعصر مذکور کو بتوسط "دی ایسوسی ایٹیڈ پریس آف نگر" نہایت غیر مستند ذرائع سے حاصل ہونے کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ستم ظریف مضمون نگار نے عالم خیال میں قانون ساز مجلس ہند کے ایک مباحثہ کا دلچسپ منظر دکھایا ہے جس کو پڑھ کر امید ہے کہ ناظرین کرام بہت محظوظ ہونگے۔"

پھر لکھا ہے:۔ "مباحثہ اول سے آخر تک خیالی و فرضی ہے"

لیکن باوجود اسکے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسکو صحیح واقعہ قرار دیکر اپنی سخن فہمی کا حیرت انگیز ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ "ملکی مطلع" کے عنوان کے ماتحت "کونسل آف سٹیٹ میں مونچھوں پر مباحثہ" کی سرخی قائم کر کے اپنی "ملکی واقفیت" اور سیاسی امور کے متعلق صحیح اور مستند واقعات بہم پہنچانے کا ثبوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"وائسرائے بہادر کی بڑی کونسل میں ایک آنریبل ممبر نے ریزولیوشن پیش کیا کہ وائسرائے بہادر کو بادشاہ کا نائب ہونے کی حیثیت میں مونچھیں ضرور رکھنی چاہئیں۔ پھر اسپر تاریخی حوالجات پیش کئے کہ جو وائسرائے مونچھدار آئے۔ ان کا زمانہ اچھا رہا۔ جو داڑھی مونچھ منڈھے (مطابق اصل) آئے۔ ان کا زمانہ باعث فتنہ فساد ہوا۔ مثال کے طور پر لارڈ کرزن اور لارڈ چیمسفورڈ کو پیش کیا۔ ایک پارسی ممبر نے اس ریزولیوشن کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مونچھوں کے ساتھ ٹھوڑی پر تھوڑے سے بال بھی ہونے چاہئیں۔ گو یہ ریزولیوشن واپس لے لیا گیا۔ مگر ہم ان محرک اور موید ممبروں کی بلند پروازی کی تعریف کرتے ہیں۔"

پھر یہی نہیں۔ بلکہ داڑھی کے متعلق ریزولیوشن پیش کرنا اس طرح سمجھایا ہے کہ "کیا عجب کہ آئندہ کو یہ بھی کہا جائے کہ وائسرائے کو بادشاہ کی شکل میں رہنا چاہیئے یعنی جس طرح انگلستان میں بادشاہ ڈاڑھی رکھتا ہے۔ وائسرائے بھی رکھے۔"

ہم اس کے متعلق صرف اتنا دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا جناب مولوی ثناء اللہ صاحب براہ نوازش "ملکی مطلع" پر نظر ڈالکر بتائینگے۔ کہ جس ریزولیوشن کے محرک اور موید کی بلند پروازی کی انہوں نے تعریف کی ہے۔ وہ کونسل آف سٹیٹ کے کس اجلاس میں پیش ہوا۔ اور اسکی اطلاع انہیں کس ذریعہ سے حاصل ہوئی۔ حقیقت سے آگاہ اصحاب کے نزدیک محرک اور موید کی بلند پروازی کی تعریف ایک لغو امر ہے۔ کیونکہ جب اس تجویز کا کوئی وجود ہی نہیں۔ تو انکی تعریف کے کیا معنی؟ البتہ مولویصاحب موصوف کی "سخن فہمی" قابل تعریف ہے۔ اور ہم اس بارے میں ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر میں کاتب تقریر کی غلطی سے "جرنیل کی بجائے کرنیل" چھپ جانے پر مولویصاحب نے بڑا شور مچایا تھا۔ اور اس سے حضرت خلیفۃ المسیح پر ناواقفیت کا الزام لگایا تھا۔ اس الزام کی بیہودگی میں تو کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی لیکن مولویصاحب نے اپنی مندرجہ بالا سطور میں جس ناواقفیت اور جہالت کا ثبوت دیا ہے۔ اسکے تسلیم کرنے میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ جو شخص ایسی موٹی اور معمولی بات کے سمجھنے میں ایسا کودن ہے۔ وہ دینی اور مذہبی مسائل میں جس قدر اپنی جہالت کا اظہار کرے۔ کم ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوبات امام علیہ السّلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک)

بچوں کی نافرمانی

ایک شخص نے لکھا کہ بچے اپنے ماں باپ کے کہنے پر نہیں چلتے۔ اور ان کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اسکا علاج کیا ہے حضور نے لکھوایا۔ یہ شروع سے آپ کی غلطی ہے یہ کبھی ممکن نہیں کہ بچے اپنے ماں باپ کی مرضی کے خلاف چلیں اور ضد کریں۔ جب شروع سے تربیت کی جائے تو کس طرح ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ بات دو طرح سے پیدا ہوا کرتی ہے۔ یا حد سے زیادہ سختی یا حد سے زیادہ نرمی سے۔ جو لوگ بلا وجہ بچوں کو ڈراتے ہیں۔ ذرا بچہ بڑا ہو جائے۔ تو وہ ان کا مقابلہ کرنے لگتا ہے بعض لوگ اپنے بچوں کو خود گستاخی سکھاتے ہیں۔ جب بچہ کچھ بولنے لگتا ہے۔ تو ماں باپ کے خلاف اور باپ ماں کے خلاف گستاخی سکھاتے ہیں۔ اور اس پر خوش ہوتے ہیں۔ مثلاً اس طرح وہ بچے کو سکھاتے ہیں۔ کہ کہو میں تجھے مارونگا۔ اس کا آہستہ آہستہ قلب پر برا اثر پڑتا ہے۔ اسلام نے یہی علاج بتایا ہے۔ کہ وسطی طریق کو اختیار کیا جائے۔ اس طرح کبھی کوئی دکھ نہیں پاتا۔ والسلام

قرعہ اندازی

ایک دوست نے قرعہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو فرمایا قرعہ تو اس امر کے متعلق نہیں ہوتا۔ کہ فلاں کام بابرکت ہوگا یا نہیں۔ اس کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ دو کام ہیں جنکی خوبیاں ظاہر ہیں اور انسان ان میں فیصلہ نہ کر سکے۔ تو وقت کو ضائع نہ کرنے کے لئے قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ یا دو شریک ہیں۔ ان کی بحث کو ختم کرنے کیلئے قرعہ ڈالدیا جاتا ہے۔ اگر غیب معلوم کرنیکا یہ ذریعہ ہوتا تو نبیوں کی بہت بڑی خوبی باطل ہو جاتی۔ اور ان پر ایمان لانیکا ذریعہ بند ہو جاتا۔ غیب کا علم ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نے مخصوص کر دیا ہے۔ اگر ایسی آسانی سے انسان غیب کی باتیں معلوم کرے تو پیشگوئیاں بے حقیقت ہو جائیں۔

63

گورنمنٹ کا خطاب

ایک صاحب نے نہایت ہی کانفیڈنشل طور پر حضور کو لکھا کہ کیوں نہ گورنمنٹ سے حضور کو ہز ہولی نس کا خطاب دلوانے کے لئے کوشش کی جائے اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ ہم تو بار ہا لکھتے ہیں اور بیان بھی کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کی عزتوں اور رتبوں سے ہم مستغنی ہیں۔ پھر اگر میں آپکی تجویز کو پسند کروں۔ یا اس کے متعلق اجازت دوں۔ تو گویا میں اپنے آپ کو ہی جھوٹا کروں۔ اور نہ صرف یہ کہ ایسے اعزازوں کی قدر ظاہر کروں۔ بلکہ ایک رنگ میں ان کا سوال بھی پورا کروں عجیب اتفاق ہے۔ کہ جس دن آپ کا خط ملا ہے۔ اسی دن میں نے نظم لکھی تھی جس ایک شعر یہ ہے۔ ؎

نہ بادشاہی سے مطلب نہ خواہشِ اکرام
یہی ہے کافی کہ مولا کا اِک نقیب ہوں میں

شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کے خط کا جواب پہلے ہی دے چھوڑا تھا۔ اگر ہماری طرف سے یا ہمارے کسی دوست کی طرف سے یا ہمارے کسی ملنے جلنے والے کی طرف سے کوئی بات اس قسم کی ہو تو بہت ہی مکروہ ہے

نمونہ بنو

ایک غیر احمدی نے ولایت سے حضور کو بیعت کا خط لکھا۔ حضور نے انکو جواب میں لکھوایا۔

آپ کا بیعت کا خط پہنچا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔ اس ملک میں جو لوگ جا کر ہندوستان کے بستے ہیں۔ وہ بطور نمونہ کے ہوتے ہیں۔ نمونہ اگر خراب ہو۔ تو کوئی شخص وہاں سے سودا نہیں خریدتا کیونکہ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ نمونہ ایسا ہے۔ تو اصل مال کیا ہوگا۔ پس آپ کو چاہئے کہ اپنے آپ کو اسلام کا سچا نمونہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر اسلام سے ہم کچھ حاصل نہ کریں۔ تو اسلام کے سچا ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں کیا فائدہ۔ اپنے بیوی بچوں کے اندر اسلام کے اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے یہ کوشش کریں۔ کہ آپ کے یا آپ کی بیوی کے ذریعہ سے کسی کو ٹھوکر نہ لگے۔ جو آدمی حالات سے واقف نہیں ہوتا۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ جس طرح جنگ کے وقت اپنے کسی مورچہ کا حال دوسرے پر ظاہر کرنا جرم ہوتا ہے۔ بلکہ ایک محب وطن کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کے سامنے اسکو پیش کرے جنہیں اس کی اصلاح کرنے میں دخل ہے۔ بعینہٖ اسی طرح روحانی معاملات کے متعلق بھی انسان کو رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ آپ لوگوں کو چاہئے۔ کہ ایک دوسرے کی اعانت کریں۔ آپس میں محبت رکھیں۔ اپنی اصلاح کریں۔ اسلام کے حقوق کی نگہداشت اور حفاظت رکھیں۔

شرمیں خیر

ایک شخص کو حضور نے لکھوایا۔

دعا میں نے کی ہے آپ کے لئے۔ اور انشاء اللہ پھر بھی کروں گا۔ کسی نے کہا ہے۔ کہ خدا شر برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ بیماری بھی کچھ آپ کے لئے مبارک ہی ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ دین کے لئے محرک ہوئی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ رہ جائیگی۔ آپ کو چاہئے کہ اپنی طبیعت میں استقلال پیدا کریں۔ جہاں دنیا کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں وہاں دین میں بھی کوشش کریں۔ صحت سے گزرنے یا بیماری سے آخر مرنا ہی ہے۔ موت کا پیالہ آج تک کوئی نہیں ٹال سکا۔ اور نہ ٹال سکتا ہے۔ پھر کیوں نہ انسان ایسے طریق کو اختیار کرے کہ وہ اس کے لئے دنیا میں بھی نیک نامی کا موجب ہو اور اگلے جہان میں بھی کام آئے۔

ایک میموریل فنڈ

پریذیڈنٹ اسکورٹ میموریل فنڈ گوداسپور نے حضور کو لکھا کہ بعد ختم جنگ کے یہ تجویز ہوئی تھی کہ اسکورٹ صاحب کے نام پر کوئی یادگار فتح کی یاد میں اس ضلع میں بنائی جائے چنانچہ باقاعدہ جلسہ ہو کر یہ تجویز ہوئی کہ شہر بٹالہ میں ایک اسکول صنعت کاری کا کھولا جائے۔ وغیرہ۔ بعض لوگ اپنا چندہ واپس لینا چاہتے ہیں۔ اس لئے ایک جلسہ کیے اس امر کا فیصلہ کرتا ہے کہ کیا چندہ واپس دیا جائے یا یادگار بنائی جاوے۔ آپ اگر شامل نہ ہو سکیں تو اپنی رائے سے اطلاع دیں۔ اس کے جواب میں حضور نے لکھوایا کہ اگر لوگ چندہ واپس لینے کا فیصلہ کریں تو بیشک چندہ واپس کر دیا جائے۔ ورنہ ہمارے نزدیک تو یہ غلط ہے۔ جس غرض کیلئے چندہ کیا ہے۔ اس پر خرچ ہونا چاہئے۔ جنگ کے اثرات دنیا پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبۂ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی

(۲۶ر اپریل ۱۹۲۲ء)

خطبہ مسنونہ نکاح کے بعد فرمایا۔ کہ

انسانی تعلقات کی بنیاد نکاح پر ہی ہوتی ہے۔ جس قدر رشتہ ہیں۔ انکا نتیجہ نکاح ہے۔ ماں باپ میاں بیوی نکاح کا نتیجہ ہیں۔ چچا پھوپا۔ خالو یہ بھی نکاح کا نتیجہ ہیں۔ ساس خسر بھی نکاح ہی کے بعد ہوتے ہیں۔ غرض کوئی رشتہ نہیں جو بغیر نکاح کے ہو۔ بظاہر تو یہ بات ہے کہ نکاح والے رشتہ چند ہوتے ہیں۔ ورنہ اصل میں نکاح مرکزی نقطہ ہے۔ جس کے گرد تمام چیزیں گھومتی ہیں۔ بڑا تعلق محبت کا ہے۔ اور وہ رشتہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر دنیا رہنے کے قابل ہے تو نکاح ہی کی بدولت اور اگر دنیا کا کارخانہ چلتا ہے تو نکاح پر چلتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نکاح کوئی معمولی بات نہیں۔ بلکہ دنیا نکاح کے ارد گرد گھوم رہی ہے۔ تمام خواہشات میں بڑی خواہش یہ ہوتی ہے کہ رشتہ داروں کو سکھ پہونچایا جائے اگر عزت کی خواہش ہے۔ مال اور دولت اور رتبہ کی خواہش ہے۔ وہ سب رشتہ داری کے لئے۔ اگر کسی کے اولاد نہ ہو تو وہ غمگین ہے تمام عزتیں اور دولتیں ہیچ ہیں۔ گویا جس طرح روحانی زندگی کا محور خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی طرح دنیاوی زندگی کا محور نکاح ہے۔ راحت اس میں ہے عزت اس کے لئے ہے۔ اگر رشتہ داریوں کو جدا کر دیا جائے۔ تو کوئی شخص دنیا میں رہنا پسند نہیں کریگا۔ اگر کسی شخص کو کہا جائے کہ ہم تمہیں سب کچھ دینگے تمہیں ہر ایک قسم کی راحت پہنچائینگے۔ اور تمہاری ہر ایک خواہش پوری کرینگے۔ اگر تو اتنا کو منظور کرے کہ تیری تمام رشتہ داریاں منقطع کردی جائیں۔ وہ شخص ان تمام راحتوں اور آراموں کو اس قربانی کے مقابلہ میں لعنت سمجھیگا۔

تو نکاح بہت اہم بات ہے۔ مگر لوگ بالعموم اس کی اہمیت پر غور نہیں کرتے۔ اور محدود اغراض اس کے سمجھتے ہیں حضرت خلیفۂ اول فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ نکاح اس لئے کرتے ہیں کہ گھر میں کوئی روٹی پکانے والا نہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اغراض نکاح میں سے کوئی غرض نہیں۔ غرض تو ہے۔ مگر بہت ادنیٰ اس لئے جو شخص اسکو بڑی غرض بناتا ہے۔ وہ ان بڑی اغراض کے حصول سے محروم رہجاتا ہے۔ جو نکاح کی ہیں۔ کیونکہ روٹی تو انسان ملازم سے پکوا سکتا ہے۔ سکلب میں کھا سکتا ہے۔ مگر نکاح کی اور اغراض ہیں۔ جو اسی سے پوری ہوسکتی ہیں۔ لوگوں کے اس خیال سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اتنے بڑے اہم معاملہ کو ادنیٰ درجہ کا خیال کرتے ہیں۔ اور اسی لئے وہ ان فوائد کو بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ جو نکاح کے اندر مخفی ہیں۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی چیز کی اہمیت سے ناواقف ہے۔ وہ اس کے فوائد کو حاصل بھی نہیں کرسکتا۔ مثلاً یہی چاء جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوتی ہے۔ لوگ اس سے ناواقف تھے انہوں نے اسکی طرف توجہ نہ کی۔ اسکا پودا پیدا ہوتا تھا۔ اور جنگل ہی میں سوکھ جاتا تھا۔ انگریزوں نے چینیوں کے ساتھ تجارت میں اس کے فوائد اور اس کی اہمیت کو سمجھا اور فوراً ان علاقہ جات کو سستے داموں خرید لیا جہاں چاء پیدا ہوتی تھی۔ اب تمام ہندوستان میں چاء کے باغات انگریزوں کے ہیں۔ انہوں نے زبردستی نہیں لئے قیمت سے لئے ہیں۔ ہاں اپنے علم سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اب اسی چاء سے بیس کروڑ روپیہ سالانہ انگریز ہندوستان میں کماتے ہیں۔ انگریز ہندوستان سے روپیہ لیتے ہیں۔ مگر حکومت کے ذریعہ نہیں ایسے ہی ذرائع سے پھر ہندوستان میں بانس ہوتا تھا ہندوستانی صرف بانس کی غرض یہ سمجھتے ہیں کہ کاٹا اور ڈنڈا بنا لیا اس لئے بانس کے جنگلات ان کے لئے بے سود تھے۔ مگر انگریزوں نے اس کے فوائد کو سمجھا۔ اور اس کے لاکھوں کروڑوں روپیہ کے کاغذ بنا ڈالے۔ اسی طرح لوگ نکاح کی اہمیت سے بھی بے خبر ہیں۔ اور اسی لئے اس کے فوائد سے بے خبر ہیں۔ میں جن دنوں بمبئی گیا تھا۔ وہاں ایک واقعہ پیش آیا۔ ایک سوداگر کی جیب سے جواہرات کی پڑیا گر گئی۔ ایک بچہ کو ملی۔ اس نے معمولی شیشہ خیال کر کے پیسہ کے چار چار بیچ ڈالے۔ لڑکے آپس میں گولیاں کھیلتے تھے۔ ایک شخص نے اپنے بچہ کے پاس دیکھا تو پہچانا۔ کسی دکاندار کے پاس لیگیا۔ اس نے بڑی قیمت بتائی جس کے جواہرات تھے اسنے پولیس میں اطلاع کردی تھی۔ اس شخص سے جس کے بچہ کے قبضہ میں ہیرا تھا۔ پوچھا گیا۔ اسنے سب حال بتایا۔ آخر سوراغ لگا کر لڑکوں کو پڑیہ ملی تھی۔ اب دیکھو کہ ان بچوں کو صرف یہ معلوم تھا کہ یہ شیشے ہیں۔ ان سے کھیلنا چاہیئے۔ اگر ان کو اس کی اہمیت معلوم ہوتی تو وہ پیسہ کے چار چار نہ بیچتے۔

یہی حال نکاح کا ہے۔ انسان کی زندگی اگر با امن ہوسکتی ہے تو نکاح سے۔ اگر اس کو اس کی اہمیت کا علم ہو تو اس سے بڑے بڑے فوائد حاصل کرسکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں اس کے متعلق فرماتا ہے۔ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (سورہ نساء رکوع ۱)

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم کو ایک جوڑے سے پیدا کیا اور پھر کس قدر جوڑوں کو پھیلا دیا۔ مرد بنائے عورتیں بنائیں۔ کیا یہ اتنا بڑا کارخانہ لغو ہے ان اللہ کان علیکم رقیبا وہ تم پر نگہبانی کررہا ہے۔ شریعت بھیجی۔ انبیاء بھیجے۔ تاکہ تمہاری زندگیاں پرامن ہوں۔ پس یہ کارخانہ لغو نہیں۔ اس کی اہمیت کو خیال کرو اور وہ فوائد اٹھاؤ۔ جو اس کے اندر ہیں۔ مگر بہت ہیں جو اس کی اہمیت سے بے خبر ہیں۔ اور بہت ہیں۔ جو جانتے تو ہیں۔ مگر وہ فوائد حاصل نہیں کر سکتے۔

وحی الٰہی

میں بھی اس بات میں صاحب تجربہ ہوں۔ کہ خدا کی وحی اور خدا کا الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ بلکہ جیسا خدا پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے۔ اور جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔ اب بھی سنتا ہے۔ یہ نہیں کہ اب وہ صفات قدیمہ اس کی معطل ہوگئی ہیں۔ (حضرت مسیح موعودؑ۔ پیغام صلح صـ۲)

68

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

مشہور و معروف نادر و لاجواب تصنیف

تحفہ قیصریہ

بڑے اہتمام سے مع جدید اضافہ فہرست مضامین و انڈکس و فہرست کتب تیسری بار چھپ گئی ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی تعریف سات سمندر پار قیصرہ ہند ملکہ وکٹوریہ آنجہانی نے بھی کی تھی۔ احباب پر لازم ہے کہ وہ اس در بے بہا کی بہت بہت سی جلدیں منگوا کر اپنے حلقۂ اثر میں اس کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہونے پر بھی قیمت صرف ۴؍ فی جلد رکھی گئی ہے۔

منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مفت مفت مفت مفت مفت

نادر موقعہ

تحفہ شہزادہ ویلز اردو اور تحفہ شہزادہ ویلز انگریزی دونوں مفت دئے جائینگے

ان احباب کو جو ایک ماہ کے اندر اندر تحفہ کی کم از کم پندرہ اردو اور پندرہ انگریزی جلدیں اپنے اپنے حلقۂ اثر میں فروخت کریں۔ یا خریداروں کے آرڈر بھجوا دیں۔

امید ہے کہ اگر دوست تھوڑی سی ہمت بھی کام میں لائینگے تو یہ کام بڑی آسانی اور عمدگی سے ہو سکیگا۔

منیجر :- بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

کشمیر

مندرجہ ذیل اشیاء کے علاوہ ہر ایک چیز ایجنسی ہذا سے طلب فرماویں

پٹو۔ لوئیاں۔ دستی بیت سلاجیت فی تولہ ۱۲؍

اور ہر ایک اشیاء منگانے کے لئے ہمراہ رقم سالم یا کچھ حصہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ فوٹو حضرت عیسیٰؑ کی قبر کا فی ۱۰؍

خاکسار

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی

سرینگر زینہ کدل کشمیر

احمدی بھائیوں کو مفید مشورہ

مردانہ اور زنانہ خاص اور پوشیدہ امراض (جن کی تفصیل کے لئے الفضل کے صفحات اجازت نہیں دیتے) کا علاج کرانا چاہیں تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔ نہایت توجہ اور ایمانداری سے مجرب ادویات بھیجی جائینگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اور نیز عام بیماریوں مثلاً واد چنبل۔ بواسیر۔ دائمی قبض ضعف معدہ۔ پرانا گھٹیا۔ درد جگر۔ تلی۔ یرقان۔ وغیرہ وغیرہ اور نیز آنکھوں کانوں اور دانتوں کی امراض کے لئے نہایت مجرب ادویات۔ منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ ہر ایک قسم کی خط و کتابت پوشیدہ رکھی جاویگی۔ جواب کے لئے ٹکٹ یا واپسی کارڈ آنا چاہیئے۔

ڈاکٹر منظور احمد سلانوالی لائن سرگودھا

کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

ردّ آریہ - رد عیسائیت - صداقت اسلام

قدامت روح ۴؍	نیر اسلام ۴؍	خصوصیات اسلام ۲؍
پیدائش عالم ۳؍	حق کا پرچار ۳؍	خطبات نور ہر دو حصہ عہ؍
شدھی کی اشدھی ۶؍	بائبل کا پرچار ۱؍	تبلیغ رسالت عہ؍
رسالہ گوشت خوری ۲؍	محمد رسول اللہ ۳؍	ضرورت زمانہ عہ؍
تصدیق کلام ربانی ۸؍	عیسائی مذہب کا فوٹو ۱؍	صداقت مسیح موعودؑ ۲؍
بدر کامل ۴؍	اسرار المکتوم ۵؍	امت محمدیہ میں مجدد ۲؍
ازالۃ الشکوک ۲؍	شہادت آسمانی ۵؍	اسلام ۲؍
رد تناسخ ۳؍	النصح ہر دو حصہ ۱؍	اسرار شریعت ۶؍
ایک آریہ کے چھ سوالوں کا جواب ۸؍	لکچر گناہ ۴؍	اسماء الحسنیٰ ۵؍
	غلامی ۴؍	تائید حق ۸؍
کرشن لیلا ۸؍	عصمت انبیاءؑ ۱؍	احمدی جنتری ۱۹۲۲ء ۳؍
شری ہری کلنک ۴؍		

ملنے کا پتہ

محمد یامین۔ تاجر کتب قادیان پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

امیر کابل وزیرستان نہیں آئے کئی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ امیر کابل وزیرستان میں بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لائے یہی خبر ۳۱ جولائی کے الفضل میں بھی درج کی گئی۔ لیکن لنڈی کوتل سے ایک صاحب صحیح علم کی بنا پر لکھتے ہیں کہ یہ خبر صحیح نہیں۔ اٹلی سے جو دو ہوائی جہاز منگائے گئے ہیں وہ تا حال اجمرود ڈپو میں ہیں اور یہ جہاز اس وقت تک استعمال میں نہیں لائے جا سکتے جب تک کہ پیٹرول سٹیشن تیار نہ ہو۔

کرپان سے حملہ کرنے والے کو سزا امرت سر۔ یکم اگست چند روز ہوتے ہیں دربار صاحب امرت سر میں ایک اکالی نے دوسرے اکالی کو کرپان سے زخمی کیا تھا۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حملہ آور کو چار سال قید سخت کی سزا دی ہے۔

چیف کمشنر سرحد کو باولے کتے نے کاٹ کھایا شملہ۔ یکم اگست۔ سر جان میفی چیف کمشنر صوبہ سرحد کو باولے کتے نے کاٹا ہے۔ آپ اس وقت کسولی میں زیر علاج ہیں۔ امید کی جاتی ہے۔ اس ہفتہ کے اختتام پر وہاں سے روانہ ہو جائینگے۔

پنجاب میں سیاسی قیدیوں کی تعداد سر جان مینارڈ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ پنجاب میں ایسے جرائم کے قیدیوں کی کل تعداد جنہیں عام طور پر سیاسی خیال کیا جاتا ہے۔ ۷۱۹ ہے۔

ایک مسیحی مبلغ کی ہلاکت سکندر آباد۔ ۲ اگست۔ ایک عیسائی مبلغ ریورنڈ ڈابسن کا زخموں سے انتقال ہو گیا ہے۔ جسے اس کے ایک عرب قرض خواہ نے دوران تکرار میں زخمی کیا تھا۔ حملہ آور ارتکاب جرم کے بعد فرار ہو گیا۔ اور ابھی تک گرفتار نہیں ہوا۔

گورنمنٹ ہند کا قرضہ شملہ۔ یکم اگست۔ گورنمنٹ ہند کا قرضہ میں ۲۹ جولائی تک ۲۹۷۸۴۴۱۲۰۰ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔

ملتان میں ملزم قاتل کی بریت ملتان۔ ۳۰ جولائی۔ ایک شخص جان محمد کے خلاف اپنی چچی کو قتل کرنے کے الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ عدالت سشن نے اسیسروں کی رائے پر غور کر کے ملزم کو بری کر دیا۔

میونسپل کمیٹی کا چمار ممبر کلکتہ۔ یکم اگست۔ ایک چمار کو میونسپل کمیٹی گریڈہ کا اچھوت اقوام کے نمائندہ کے طور پر ممبر نامزد کیا گیا ہے۔

ایک وکیل پر جنگ کا الزام کالی کٹ۔ ۳۱ جولائی۔ پرنتھلنا کے ایک وکیل مسمی مینن کے خلاف اس الزام پر مقدمہ چلایا گیا ہے کہ اس نے ملک معظم کے خلاف جنگ کی اور جنگ میں مدد دی۔

غیر ممالک کی خبریں

یونانی یادداشت کا اتحادی جواب ایتھنز۔ یکم اگست برطانی فرانسیسی اور اطالوی سفراء نے وزیر خارجہ کے یونانی یادداشت کا جواب حوالہ کیا ہے۔ یونانیوں کی درخواست مسترد کر دی ہے کہ انہیں قسطنطنیہ جانے کا راستہ دیا جائے۔ اس جواب میں یہ بھی لکھا ہے کہ اتحادی افواج مقیم قسطنطنیہ کے سپہ سالار کو حکم دیا گیا ہے کہ یونان کی طرف سے اگر کسی قسم کی پیش قدمی ہو تو مقابلہ کیا جائے۔

جنرل ٹاؤنشنڈ کی مصطفےٰ کمال پاشا سے ملاقات قسطنطنیہ۔ ۲۰ جولائی۔ ترکان احرار جرنیل سر چارلس ٹاؤن شینڈ کی ہر طرح خاطر و مدارات کر رہے ہیں۔ آپ نے مصطفےٰ کمال پاشا وزیر رئیس عصمت اور دیگر حضرات سے ملاقات کی۔ ایک تقریر کے دوران میں جرنیل صاحب نے فرمایا۔ کہ انگلستان کے خاص خاص حلقوں میں ترکی کی حمایت کا خیال پیدا ہو گیا ہے۔

برطانیہ سے امریکہ کا مطالبہ قرض لنڈن۔ یکم اگست برطانیہ عظمیٰ نے فرانس اٹلی۔ یگو سلافیہ۔ یونانی۔ رومانیہ اور پرتگال کے نام یادداشت بھیجی ہے۔ کہ برطانیہ کے ذمہ امریکہ کا جو ۸۵ کروڑ پونڈ کا قرضہ ہے۔ وہ طلب کرتا ہے۔ اس لئے برطانیہ کا اتحادیوں کے ذمہ جو ایک ارب ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کا قرضہ ہے۔ وہ ادا کر دیں۔ تاکہ وہ اس کا روپیہ ادا کر سکے۔

دیوان عام سے ایک ممبر کا اخراج لنڈن۔ یکم اگست۔ جب مسٹر چیمبرلین نے دیوان عام سے مسٹر بٹلے کے اخراج کی تحریک پیش کی۔ تو دیوان عام نے اس وقت غیر معمولی سنجیدگی کا اظہار کیا۔ دیوان عام کے اراکین نے اس تحریک پر اتفاق ظاہر کیا۔

ڈبلن میں مسلح اشخاص کے حملے لنڈن۔ یکم اگست۔ تین مسلح اشخاص نے ڈبلن کے دفاتر محصولات پر حملہ کیا۔ اور ۵۰۰ پونڈ لیکر غائب ہو گئے۔

ریلوے کے محصولات میں تخفیف لنڈن۔ یکم اگست۔ ریلوے کے تمام سامان کے محصولوں میں تخفیف ہونے کی وجہ سے تجارتی جماعت کو کئی لاکھ کا فائدہ ہوا ہے۔

بغداد ریلوے لنڈن۔ یکم اگست۔ دیوان خاص میں ارل کرافورڈ نے لارڈ لیمنگٹن کے جواب میں کہا کہ بغداد ریلوے کا جنوبی اور تقریباً ادرنہ تک کا حصہ کمالیوں کے زیر استعمال ہے۔ باقی دریائے فرات تک کی لائن فرانسیسیوں کی زیر نگرانی اور تحت استعمال ہے۔ بغداد کی شمالی لائن کا جو حصہ ہے وہ حکومت عراق کی زیر نگرانی ہے۔

سمرنا میں یونانیوں کی خود مختاری پیرس۔ یکم اگست۔ حکومت فرانس۔ برطانی اور اطالوی حکومتوں کے روبرو تجویز پیش کر رہی ہے۔ کہ یونان نے سمرنا کی خود مختاری کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کے متعلق احتجاج کیا جائے۔ کیونکہ وہ گذشتہ مارچ کی تجاویز کے مطابق نہیں ہے۔

بری اور بحری احکام کی تنسیخ مالٹا۔ یکم اگست۔ تیسرے ہفتے کے روز کی روانگی جس پر سیکس رجمنٹ کی بٹالین نمبر ۲ قسطنطنیہ جا رہی تھی۔ منسوخ ہو گئی ہے۔ لیکن بٹالین مذکور کمر بستہ ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا)